



میب: مدد اللہ ولی	نومی نمبر: 60474/56	حوالہ نمبر: 4465/38
ملقی:	سید عالم شاہ	ملقی: محمد فتحی
جن: 27-08-2017	باب: شرکت سے علیق حقوق سائل	کتاب: شرکت کے سائل

مشترک کاروبار سے کسی شریک کا ماہانہ مقرر کردہ رقم سے زیادہ لینا
کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام دریچیل مسئلے کے بارے میں؟

2012ء میں چار افراد جو کہ آپس میں بھائی ہیں، انہوں نے ہاہی شرکت کے ساتھ ایک کپنی قائم کی، چاروں شرکاء کی شرکت کی تفصیل یہ ہے: پہلے شریک بڑے بھائی "ابو احمد" ہیں، یہ غیر عامل تھے، ان کا سرمایہ 30 مارچ 2012ء میں ایک فیصد تھا، البتہ آج 30 اپریل 2017ء کو ان کا سرمایہ 14 فیصد ہو چکا ہے۔ دوسرا شریک جو کہ عامل بھی ہیں، 30 مارچ 2012ء کو ان کا سرمایہ 30 فیصد تھا اور اب 30 اپریل 2017ء کو ان کا سرمایہ تقریباً 40 فیصد ہے۔ تیسرا شریک محمد تاصیف غیر عامل ہیں، 30 مارچ 2012ء کو ان کا سرمایہ تقریباً 8 فیصد تھا، آج 30 اپریل 2017ء کو ان کا سرمایہ 12 فیصد تھا۔ چوتھے شریک عکاش جو کہ عامل بھی ہیں، 30 مارچ 2012ء کو ان کا سرمایہ 33 فیصد تھا، اب 30 اپریل 2017ء کو ان کا سرمایہ 34 فیصد ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں دریچیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

1۔۔۔ چوتھا شریک جو کہ عامل ہے، جس کا سرمایہ 34 فیصد ہے، اس نے اپنے سرمایہ سے زیادہ رقم اٹھا لی ہے، اب دوسرا شریک جو کہ عامل بھی ہے، جس کا سرمایہ 40 فیصد ہے، وہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو رقم کپنی سے چوتھا شریک عامل لے گا جس کا سرمایہ 34 ہے، اتنی ہی رقم دوسرا شریک جو کہ عامل بھی ہے اور اس کا سرمایہ بھی 40 فیصد ہے، بھی لے گا، تاکہ کسی ایک شریک پر بوجھنا آئے۔ اب معاملہ یہ ہوا ہے کہ جتنی رقم چوتھا شریک، عامل اٹھائے گا اتنی ہی رقم دوسرا شریک عامل بھی اٹھائے گا۔ کیا یہ درست ہے؟ اس پر پہلے نیز عامل شریک جن کا سرمایہ 14 فیصد ہے اُن کا کہنا ہے کہ چوتھا شریک کپنی سے رقم اٹھاسکتا ہے، اس کو اجازت ہے، اس کے حالات الگ ہیں، مگر دوسرا شریک عامل کو منع کرتا ہے کہ وہ نہیں اٹھاسکتا۔ کیا ایسا کرنا تھیک ہے؟ کیا یہ غیر عامل شریک، دوسرا عامل شریک کو روکنے کا شرعاً حق رکھتا ہے؟ جبکہ چوتھے شریک کو یہ غیر عامل شریک اجازت دیتا ہے، اور عرف کے لحاظ سے غیر عامل کو بولنے اور تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

متعین — سائل نے فون پر سوال کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا:

"تفصیل کی تفہیم ہم نے فیصلہ کے اعتبار سے طے کی ہے، البتہ فیصلہ کے اعتبار سے نئے سال کے آخر میں تقسیم کرتے ہیں۔ دورانی سال ہر شریک کو ماہانہ مخصوص مقدار میں لم سرم رقم نکالنے کی اجازت دی گئی ہے، سال کے آخر میں پھر کسی بیشی کو پورا کیا جاتا ہے۔ اب ہوا یوں کہ چوتھے شریک کو ماہانہ جتنی رقم لینے کی اجازت دی گئی تھی اس نے اس سے زیادہ رقم نکال لی، اس پر دوسرا شریک کا کہنا

ہے کہ میں بھی ماہنہ اتنی ہی رقم نالوں گا جتنا چوتھا شریک نکالے گا۔ لیکن پہلا شریک چوتھے شریک کو تو اپنی مقررہ مقدار سے زیادہ رقم نکالنے کی اجازت دیتا ہے، جبکہ دوسرا شریک کو اجازت دینے کے لیے تیار نہیں؟ اب والی یہ ہے کہ دوسرا شریک کا مطلب درست ہے یا نہیں؟

ابن حجر عسقلانی

واضح رہے کہ شرکت میں نفع فیصلہ کے اعتبار سے مقرر کرنا ضروری ہے، لم سر رقم کی صورت میں نفع طے کرنا درست نہیں۔ نیز نفع کی حقیقی تقسیم اسی وقت ہو گی جب شرکت کے کاروبار کی "تفصیل حقیقی" یا "تفصیل حکمی" کی جائے۔

"تفصیل حقیقی" کا مطلب یہ ہے کہ جب شرکت ختم کرنا مقصود ہو تو شرکت کے کاروبار کے جو ناتائج اور دیون ہوں ان سب کو نقد میں تبدیل کیا جائے۔ ہر شریک نے جتنا سرمایہ لگایا تھا وہ اسے واپس کر دیا جائے، اسی طرح جو اخراجات ہوئے ہوں یا کاروبار میں کوئی نقصان ہوا ہو اس کو منہما کیا جائے، اس کے بعد جو رقم فیض جائے وہ شرکت کا حقیقی نفع کہلائے گا جو شرکاء کے درمیان طے شدہ تناسب کے اعتبار سے تقسیم ہو گا۔ اور "تفصیل حکمی" کا مطلب یہ ہے کہ شرکت کے کاروبار کے ناتائج کو بیچانے جائے، بلکہ ان کی قیمت لگائی جائے، اور قیمت کے ساتھ جو نقدی اور دیون ہوں ان کو مالا مالیا جائے اور ان سب کے مجموعے سے اولاد ہر شریک کا لگایا ہو اس سرمایہ منہما کیا جائے، اسی طرح کاروباری اخراجات اور اگر کوئی نقصان ہوا ہو تو ان کو بھی منہما کیا جائے گا، اس کے بعد جو کچھ بچے وہ شرکت کا حقیقی نفع کہلائے گا جو طے شدہ فیصلہ کے حساب سے شرکاء کے درمیان تقسیم ہو گا۔ اس طریقے سے نفع کی تقسیم کے بعد اگر شرکاء شرکت کو جاری رکھیں تو شرعاً مدعی سرے سے شرکت شمار ہوتی ہے، اس موقع پر اگر وہ نفع کے تناسب میں کوئی تبدیلی کرنا چاہیں یاد گیر تفصیلات میں کوئی ترمیم کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالادو طریقوں کے بغیر نفع کی حقیقی تقسیم نہیں ہو سکتی۔ لیکن تفصیل حقیقی اور تفصیل حکمی تک اگر شرکاء، کو رقم کی ضرورت پڑتی ہے، تو وہ ہم رضا مندی سے ضرورت کے مطابق مہانہ (یا ہم بھی مدت شرکاء، طے کر لیں) فیصلہ کے حساب سے، یا مخصوص رقم کی شکل میں، یا ایک خاص حد تک مشترک کمال میں سے رقم اٹھانے کا معاہدہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جب تک تفصیل حقیقی (Actual Liquidation) یا تفصیل حکمی (Constructive Liquidation) نہیں ہوتی اس وقت تک نفع کی جو تقسیم ہو گی (پاہتے فیصلہ کی صورت میں تقسیم ہو یا لم سرمایہ رقم کی شکل میں) وہ علی الحساب ہو گی (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے)۔

اس تجدید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر کاروبار شروع کرتے وقت ہر شریک کا نفع میں حصہ فیصلہ کے اعتبار سے ملے کیا گی تو، البتہ اس کی تقسیم کے لیے ایک مدت مقرر کردی تھی اور اس مدت کے آنے تک ہر شریک کو اس شرط پر مہانہ مخصوص رقم یا ایک خاص حد تک رقم اٹھانے کی اجازت دی گئی تھی کہ جب نفع کی تقسیم ہو گی تو اس وقت ہر شریک جتنے نفع کا مستحق نہ ہے گا



اس کے مطابق گزشتہ لی گئی رقم کی کمی یا زیادتی کا حساب کیا جانے گا تو یہ درست ہے۔ اور نفع کی حقیقی تقسیم تک ہر شریک بختی رقم لیتا رہے گا وہ اس کے ادیب علی الحساب قرض ہو گی، جب تنظیم حقیقی یا تنظیم حکمی کے بعد نیصد کے اعتبار سے نفع کی حقیقی تقسیم ہو گی تو ہر شریک نے بختی رقم کی حقیقی اکر دہ رقم نفع میں اس کے لیے ملے شدہ فحص سے زیادہ ہوئی تو وہ زیارتی اس پر قرض ہو گی جس کو وہ اپنے کرنا اس کے ذمہ لازم ہو گا، اور اگر کم ہوئی تو بختی رقم کم ہو گی اتنی رقم اس کو مزید بطور نفع دی جائے گی۔

اس طریقے سے حد مقرر کرنے یا مستین رقم طے کرنے کے بعد ہر شریک کے لیے ماہنہ صرف اتنی ہی رقم لینا جائز ہو گا بختی رقم کی اجازت دی گئی ہو، کسی بھی شریک کے لیے دیکھ تمام شرکاء کی اجازت کے بغیر مقررہ مقدار سے زیادہ رقم لینا جائز نہیں۔ لذا صورت مسؤول میں غیر عالی شریک کا ایک شریک کو دوسرا شرکاء کی رضامندی کے بغیر مقررہ مقدار سے زیادہ رقم لینے کی اجازت دینا درست نہیں۔ البتہ اگر شرکاء ماہنہ رقم دکانے کی مقرر کردہ مقدار میں تبدیلی کر کے اس کو کم یا زیادہ کرنا چاہیں تو باہم رضامندی سے ایسا کر سکتے ہیں۔

الهداية شرح البداية (3/209):

قال: وما هلك من مال المضاربة فهو من الربح دون رأس المال؛ لأن الربح تابع وصرف الهلاك إلى ما هو التبع أولى كما يصرف الهلاك إلى العفو في الزكاة، فإن زاد أهالك على الربح فلا ضمان على المضارب لأنه أمين، وإن كان يقتضي أن الربح والمضاربة بحالها ثم هلك المال بعضه أو كله ترada الربح حتى يستوفى رب المال رأس المال لأن قسمة الربح لا تتصح قبل استيفاء رأس المال لأنها هو الأصل وهذا بناء عليه وتبعد له فإذا هلك ما في يد المضارب أمانة تبين أن ما استوفياه من رأس المال في ضمن المضارب ما استوفاه لأنه أخذه لنفسه وما أخذه رب المال محسوب من رأس ماله، وإذا استوفى رأس المال فإن فضل شيء كان بينهما؛ لأنه ربح، وإن نقص فلما ضمان على المضارب لما بنا. فلو اقتضي الربح وفسخ المضاربة ثم عقد أهالك المال لم يترادأ الربح الأول لأن المضاربة الأولى قد انتهت والثانية عقد جديدة فهلاك المال في الثاني لا يوجب انتهاض الأول كما إذا دفع إليه ما لا آخر.

العاشر الشرعية (332-333):

9/5/1/3: يوزع الربح بشكل نهائي بناءً على أساس الشمن الذي تم بيع الموجودات به، وهو ما يُعرف بالتنظيم الحقيقي. ويجوز أن يوزع الربح على أساس التنظيم الحكمي وهو التقويم للموجودات بالقيمة العادلة. وتقاس الدعم المدينة بالقيمة النقدية المترقب تحصيلها، أي بعد حسم نسبة الديون المشكوك في تحصيلها. ولا يوجد في قياس الدعم المدينة القيمة الزمنية للدين (سعر الفائدة)، ولا مبدأ الحسم على أساس القيمة الحالية (أي ما يقابل تخفيض

دہلی افناہ



مبلغ الدین لتعجیل سدادہ)۔ وتثبت المبالغ التقدیمی بمقدارها.

10/5/13: لا يجوز توزيم الأرباح بشكل نهائی على أساس الربح المتوقع، بل على أساس الربح المتحقق حسب التضيیض الحقیقی أو الحكمی.

11/5/13: يجوز توزيم مبالغ تحت الحساب، قبل التضيیض الحقیقی أو الحكمی، على أن تتم التسویة لاحقأً مع الالتزام برد الزیادة عن المقدار المستحق فعلاً بعد التضيیض الحقیقی أو الحكمی.

و في صفحة: 358

مستند جواز توزيم الربح على أساس التضيیض الحكمی هو: ثبوت جواز العمل بالتفوییم شرعاً في تطبيقات عديدة، ومنها الزکاة والسرقة، قوله صلی الله علیه وسلم: "من أعتق شقاصی عبد خلاصہ فی ماله إِنْ كَانَ لِمَالٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِمَالٍ فَوْمٌ عَلَيْهِ الْعَدْلِ".

مستند جواز توزيم مبالغ تحت الحساب قبل التضيیض على أن تتم التسویة لاحقأً مع الالتزام برد الزیادة: أنه لا ضرر في ذلك على أحد الشرکاء مادام هذا المبلغ قابل للتسویة.

نمبر: 4465/38	نمبر: 6/5/60475	سماں: عبداللہ	نمبر: 6/5/60475	نمبر: عبد الشفیع	نمبر: مفتی محمد
نمبر: مفتی محمد	نمبر: عبد الشفیع	نمبر: مفتی محمد	نمبر: عبد الشفیع	نمبر: مفتی محمد	نمبر: مفتی محمد
تاریخ: 27-08-2017					

کسی شریک کا کاروبار سے رقم نکالنا

یہ معابدہ ہوا تھا کہ کاروبار سے نفع سے زائد جتنی رقم جو شریک اٹھائے گا اس صورت میں اس زائد رقم کی تلافی کی ذمہ داری بھی اس شریک پر ہو گی، چنانچہ معابدہ کے خلاف ایک عامل شریک نے سرمایہ میں سے 50 لاکھ روپے کی رقم کمپنی سے نکالی ہے، جسے اب وہ واپس نہیں کرتا۔ اس صورت میں اگر کاروبار میں نقصان ہو جائے تو تمام شرکاء نقصان میں برابر کے شریک ہوں گے؟ جبکہ ایک عامل شریک اور ایک غیر عامل شریک کمپنی سے کافی رقم نکال پچے ہیں جس کی وجہ سے کمپنی پر بوجو آئے گا۔

البُرْزَاجُ مَنْجِلُهُمْ الْبُرْزَاجُ

معابدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی بھی شریک کے لیے مشترک سرمایہ سے نفع سے زائد رقم لینا جائز نہیں۔ جس شریک نے مشترک کے سرمایہ سے نفع سے زیادہ جتنی رقم لی ہے اس کے ذمہ لازم ہے کہ وہ فوری طور پر اس کو واپس کرے۔ اگر وہ رقم واپس نہیں کرتا تو وہ مگر شرکاء کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اس کا حساب کتاب کر کے اس کو شرکت سے الگ کروں۔



وادی نمبر: 4465/38

ملک ملک نمبر
نام: شرکت کے مالک

فوجی نمبر: 60476/56	سماں: میدان	مکتب: محمد اشوفی
مکتب: سید عاصم شاہ	مکتب:	مکتب:
نام: شرکت کے حقوق خرچ مالک	نام:	نام: شرکت کے مالک

تاریخ: 27-08-2017

غیر عامل شریک کو کتنا فرع دیا جائے گا؟

ایک غیر عامل شریک جس کا سرمایہ 14 فیصد ہے، وہ اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ اسے بھی دیگر شرکاء کے برابر فرع دیا جائے، کیا اس طرح کا مطالبہ کرنا درست ہے؟

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ بِذَلِيلٍ حِلْمٍ مِّنْ الظُّورِ﴾

سوال میں ذکر کردہ صورت شرکت عنان کی ہے، اور شرکت عنان میں فرع تقسیم کرنے میں شرکاء کو اختیار ہوتا ہے چاہیں تو فرع سرمایہ کے تابع سے طے کریں، اور اگر چاہیں تو کم و بیش بھی طے کر سکتے ہیں، بشرطیکہ جس شریک کے عمل نہ کرنے کی شرط لگائی گئی ہوں اس کا فرع اس کے سرمایہ کے تابع سے زائد مقرر کیا جائے۔ صورت ممکنہ میں جس غیر عامل شریک کا سرمایہ 14 فیصد ہے فرع میں اس کا حصہ زیادہ سے زیادہ 14 فیصد ہی طے کر سکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ اس کا فرع میں دیگر شرکاء کے برابر ہے کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔

رد المحتار (312/4):

(قوله: وَمِمَّ النِّفَاضِلِ فِي الْمَالِ دُونَ الرِّبْحِ) أي بأن يكون لأحد هما ألف ولآخر ألفان مثلاً وَاشتراط التساوي في الربح، وقوله وعكسه: أي بأن يتساوى المالان ويتناضلان في الربح، لكن هذا مقيد بأن يشرط الأكثر للعامل منها أو لاكثرها عملاً، أما لو شرطه للقاعد أو لأنهم عملاً فلا يجوز كافي الربح عن الريلعى والكمال.

فلت: وبالظاهر أن هذا حمول على ما إذا كان العمل مشروطاً على أحد هما، وفي النهر: أعلم أنهم إذا شرط العمل عليهم إن تساوى بالمال وتفاوت تاريخه جاز عند عمل إثنان ثلاثة خلاف الفائز، والربح بينهما على ما شرطوا وإن عمل أحد هما فقط؛ وإن شرطاه على أحد هما، فإن شرط الربح بينهما بقدر رأس مالهما جاز، ويكون مال الذي لا عمل له بضاعة عند العامل له ربحه وعليه وضيعته، وإن شرط الربح للعامل أكثر من رأس ماله جاز أيضاً على الشرط ويكون مال الدافع عند العامل مضاربة، ولو شرط الربح للدافع أكثر من رأس ماله لا يصح الشرط ويكون مال الدافع عند العامل بضاعة لكل واحد منهم ربح ماله والوضيعة بينهما على قدر رأس مالهما أبداً إذا حاصل ما في العنایة أهداه ماله إلى النهر..... الخ

نمبر: عبد اللہ ولی	نومی نمبر: ۶۰۴۷۷/۵۶	سماں: عبدالحکیم	حوالہ نمبر: 4465/38
مفتی:	مفتی:	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: مفتی محمد
تاریخ: 27-08-2017	باقی: شرکت سے حملہ خرچ سماں	کتاب: شرکت کے سماں	

کیا غیر عامل شریک کو تصرف کا حق ہے؟

کیا غیر عامل شریک دوسرا شرکاء کی اجازت کے بغیر کمپنی میں سے رقم نکوا کر کسی اور کو دینا یا کسی تاجر کے مطلبے پر اس کو رقم دے دینا اور یہ کہنا کہ میں پونکہ بڑا ہوں اور والد کی جگہ پر ہوں، المذاہجھے یہ حق حاصل ہے۔ کیا شرکاء کی اجازت کے بغیر اس طرح کرنا درست ہے؟ غیر عامل شریک کا کہنا ہے کہ ہم بھی اس کمپنی میں شریک ہیں، المذاہم تصرف کرنے کے حقدار ہیں اور کسی کو بھیں روکنے کا حق حاصل نہیں۔

ابن القیم بیان ملکہ حجۃ البیرونی

کاروبار میں جو جائز شرائط باہم رضامندی سے طے کی جائیں ان کی پاسداری سب شرکاء پر شرعاً لازم ہوتی ہے۔ المذاہر کت کے کاروبار میں جن شرکاء کے عمل نہ کرنے کی شرط لگائی گئی تھی وہ شرعاً کاروبار میں تصرف کا حق نہیں رکھتے۔ چاہے وہ بڑا بھائی ہو یا کوئی اور ہو۔ البتہ اگر غیر عامل شریک، عامل شریک کو کسی کام سے روکنا چاہے تو روک سکتا ہے، ایسی صورت میں عامل شریک کو وہ کام کرنے کا اختیار نہیں ہو گا۔

فتح القدير (185/6):

وَكُلُّ مَا كَانَ لِأَحَدٍ هُمْ أَنْ يَعْمَلَهُ إِذَا نَهَاهُ شُرِيكُهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَمَلُهُ فَإِنْ عَمِلَهُ ضَمِنْ نَصِيبِ شُرِيكِهِ، وَلَذِلِكُو قَالُ أَحَدُهُمَا أَخْرَجَ لِدِمْيَاطِ وَلَا تَبَاعُزُهَا فَجَاؤُوهُ فَهُمُ الْمَالُ ضَمِنْ حَصَةٍ شُرِيكِهِ؛ لَأَنَّهُ نَقْلٌ حَصْتَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، وَكَذَلِكُونَهَا عَنْ يَمِينِ النَّسِيَّةِ بَعْدَمَا كَانَ أَذْنُهُ لَهُ فِيهِ.

المعايير الشرعية (329):

بقيه الشركاء الالتزام بما ألزموا به أنفسهم من الامتناع عن التصرف.
يجوز اتفاق الشركاء على حصر إدارة الشركة بعضهم - واحد أو أكثر - وعلى

والله يحيى حلقه تعالى على علمه
عبد اللہ ولی غفران اللہ
دارالافتاء جامعة الرشید کراچی
۱۴۳۸ھ / ۱۴۳۸ھ

الموال صالح
مسر عفی فہمنی
دارالافتاء، جامعۃ الرشیدیہ کراچی
بنده کتبہ مکملہ کی عنی
۱۴۳۸ھ / ۱۴۳۸ھ
مذکور بالجهنم

